نظـــرات

بر صغیر میں مسلمانوں کی اجتماعی* جد و جہد بارآور ہوئی اور دنیا کے نقشے پر ایک نئی مسلم ریاست نے ابھر کر پاکستان کا نام پایا ۔ تحریک پاکستان کے پیچھے جو عوامل کار فرما تھے ان میں سب سے زیادہ اہمیت اسلام اور دو قومی نظریے کو حاصل تھی ۔ سقوط ڈھاکہ نے نظریۂ پاکستان کے مخالفین کو موقع فراہم کر دیا اور وہ یہ پروپگنڈہ کرنے لگے کہ پاکستان کی بنیاد غلط تھی ، قوم مذہب سے نہیں وطن سے بنتی ہے ۔ یہ آواز کوئی نئی نہیں ۔ یہ آواز اس وقت بھی بلند کی گئی تھی جب برصغیر کے مسلمانوں نے ایک علیحدہ خطۂ زمین کا مطالبہ کیا تھا ۔ اغیار اور اعدائے اسلام تو ابتدا ھی سے پاکستان کے مخالف تھے ۔ سقوط ڈھاکہ کے بعد نظریۂ پاکستان کے حامیوں میں سے بھی بعض لوگوں کا یقین متزلزل ہو گیا ۔ اور ان کے دلوں میں شیطان یہ وسوسہ اندازی کرنے لگا کہ خدانخواستہ پاکستان کی بنیاد غلط تھی ۔

اس خیال کا بطلان ایک بدیہی حقیقت ہے جس کو ثابت کرنے کے لئے کسی برہان یا دلیل کی ضرورت نہیں ۔ جب تک صفحۂ ہستی پر اسلام موجود ہے اس بداھت کا انکار سورج پر خاک ڈالنے کے مترادف ہے ۔ ابھی تو کروڑوں کی تعداد میں اسلام کے نام لیوا موجود ہیں ، اگر دنیا میں ایک مسلمان بھی باقی نہ رہے (حاشا وکلا) تو بھی یہ حقیقت اپنی جگہ ثابت و موجود رہے گی کہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے والوں کی قومیت سب سے الگ ہوتی ہے ۔ الکفر ملۃ" واحدۃ ۔ فما بعد الحق الا الضلال ۔ برصغیر کیا سارے عالم میں بنیادی طور پر قومیں دو ہیں ، مسلم اور غیر مسلم ، اس لئے دو قومی نظریہ ایک آفاقی نظریہ ہے ۔ حق و باطل کی تقسیم اور کفر و اسلام کا امتیاز خود کائنات کے خمیر میں ہے ۔ یہ ضمیر کن فکاں ہے ۔ اور اس کی بنیاد پر دو قومی نظریہ ہر زمانے میں ایک ناقابل تردید حقیقت رہے گا ۔ جو لوگ اس نظریے کا انکار کرتے ہیں وہ یا تو بدنہاد اور بداندیش ہیں یا پھر جاہل اور نادان ہیں ۔ نادان ، اسلام کو دیگر مذاہب کی طرح فقط ایک مذہب سمجھتے ہیں اس لئے اس خیال خام کا اظہار کرتے ہیں کہ

(باقی صفحہ ۶۵ پر)